



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



تأليف: ...

مطبعة ...

سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّهِ الرَّحْمَنِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

یہ تین مکمل دین تین اس سالہ میں گذرے گا چنانچہ پانچ روز پر مشتمل ۲۵ شعبہ رکعات کے  
وہیت بلال شہر زسان میں ہوئی بعد پندرہ کے مافوق بلوغت مناسب و شیخ مضامین  
۱۔ رے ایک امر کے۔ و برویان کیا کریمہ فی سہیزہ دین جاری میں کے ایک پانی  
نے بیخود بروز یا شب ۲۹ شعبہ رکعات زسان کے ایک اور گون کو بلا یہ کہ دفعہ ہوا  
میں ہو پ گیا چنانچہ تین اور اکتلا زین میں نے اس کی شہادت پر پیشہ روزہ رکھا  
بعد اسے اس دیکھنے والے چاند نے خود اس عالم کے و برو کو اس ایسی رویت ہاں کئی  
اور کہا کہ میں نے ہاں تین روز چار تین چاند دیکھا اور روز پیشہ سے میں نے وہ  
لوگوں نے روزہ رکھا جو ظاہر تین شعبہ دیندار پانچ روزہ و سواۃ شہادت کو  
عالم طور نے کہا کہ قضا ایک روز کی اوپر بنے پیشہ روزہ زمین رکھا۔ جب روزہ  
بعد گزرتا ہے کہ اگر رویت بلال شہا سبب برہنہ کے نہ تہا تو وہ حیدر کو یا  
پس عورت مذکورہ میں قضا سے روزہ اور افطار جائز و یا میں بکیرہ افوجہ

### هُوَ الْعَكْلِيَّةُ

تسؤلین بنابر شہادت مذکورہ قضایا یک وزہ کی واجب ہو اور بعد گزرتے تین دن کے اگر ہلال شوال سبب ہو وغیرہ کے فطر نہ آئے تو فطر حلال ہو اس واسطے کہ رویت ہلال شوال در صورت غلۃ السماء بخیر شخص احد عدل یا مستور الحال اور سطح بشارۃ الواحد علی شہادۃ الواحد ہو جاتی ہو اور حکم رمضان دیا جاتا ہو اور بعد گزرتے تین دن کے اس صورت میں اگر رویت ہلال شوال سبب ہو وغیرہ نہ ہو تو بھی باتفاق ائمہ ثلاث یعنی امام اعظم و صاحبین علیہم السلام فطر حلال ہے اور جو مطلع صاف ہو اور ہلال شوال نظر نہ آئے تو امام محمد کے نزدیک اب بھی فطر حلال ہے اور تین کے نزدیک اس وقت فطر حلال نہیں کہتے معتدہ مستندہ و مفصلہ ذیل سے حکم استفادہ ہوتا ہے

فی المشکوۃ علی بن عباس قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني رأيت الهلال

يعني هلال رمضان فقال تشهد ان لا اله الا الله قال نعم قال تشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال يا بلال ان ذن في الناس ان يصوموا غلاراً الا ابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجه والدارقطني ان كان بالسماء غلۃ فشهاده الواحد على

هلال رمضان مقبولة اذا كان عادلا مسلماً عاقلاً بالغاً حراً كان عبداً ذكر اكان اناثاً وكذا شهاده الواحد على شهاده الواحد وشهاده محمد وفي القذف بعد التوبة فظاهر الرواية هكذا فتاوى قاضيان واما مسطور الحال فالظاهر انه لا تقبل

شهادته وروى الحسن بن الحنفية انه تقبل شهادته وهو صحيح كذا في المحیط انتهى وفي الدر المختار وقبل يادعوى وبلا لفظ اشهد وبلا احكم ومجلس قضاء لا نه خبر اشهد

الصوم مع غلۃ لغيم وبنابر خبر عدل ومستور الحال علی ما صحح البزار فی علی خلاف ظاهر الروایۃ لا فاسق اتفاقاً انتهى ایضاً فیہ ولو صاموا بقول عدل حیث يجوز وغم

نفسه و ...

... مصنف ...

... وفي ...

... مصنف ...

... مصنف ...

... مصنف ...

... مصنف ...

... مصنف ...

... مصنف ...

... مصنف ...

... مصنف ...





[illegible]



اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ وَالْمَعْصِرَ ۝ وَالْاَضْحٰنَ ۝ وَالْاَسْرٰفَ ۝ وَالْاَضْحٰنَ ۝ وَالْاَسْرٰفَ ۝ وَالْاَضْحٰنَ ۝ وَالْاَسْرٰفَ ۝

محمّد بن عبد الله بن محمد بن أبي  
الانصاري برادر از من در کتب اجمالی



الحول صلي الله عليه وسلم في العزلة التي أبعدها عن الموضع حيث الناصب في سنة مال ذ

[illegible]

مہاشیہ ہے۔ مہاشیہ معنی : لفظیہ اور علمیہ۔

[illegible]

15. 11. 1911

مذہب کے لئے۔۔۔ ممالک کی دولتوں کا بیع و خرید۔۔۔

... ..

... خیر و برکت و ...

سید سکر، جہان پروردگار، او سوخت تیرت، منقش شوال شہر

میں نے اس کو جاننا شروع کر دیا کہ میں اسے کبھی نہیں ملے گا۔ یہ سچا ہے، وہ سچا ہے، وہ سچا ہے۔

تَوْحِيدُ مَنَاقِبِ بَرِّكَاتِنَا وَتَهْنِئَةُ الْعَالَمِ بِمَوْلَانَا عَلِيٍّ مَعِ قُدْسٍ وَارِكَا لِيَوْمَيْنِ قُرْآنَيْنِ ۱۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نعم لو جردوا زعم غير الملبس بل من مع ذلك يوم لا نلصقهم ما وجبت بأداة لو جردوا من غير

منهم من لم يعد معه كبريى لانس وصد بنيت معه وهذا العمل فوقتهى والسيو

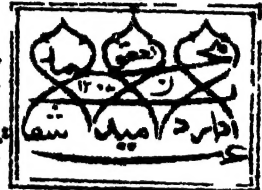
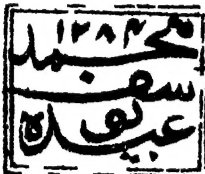
بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

حوار تلخیص و المحیط فی شرحہ محمد بن عبد الحق المدرس



محمد بن عبد الله اصابع الله اعلم



یشاوی



محمد بن عبد الله اصابع الله اعلم

التمتع الى الله تعالى

الحق صلي الله عليه واله وسلم

قبول به اس حالت میں

بوت صاف ہوئے مطلق

تبیح ج افی الخلق میں

موصان لسمادة المفرد العذر

نقش وقایہ میں

منعمہ اتنی واللہ اعلم

محمد عبدالحی تجاوز السد من ذنبه البکلی

ابو الحسنات

[illegible]



واجب الظاہ الا انہما اور وہ جائز نہیں اقول یہ قول کہ کسی ماہ کے نزدیک حلال ہے  
 خلافت تہتہ انہی کے فقہاء محققین جو کہ فقہائے متقدمین متاخرین سنیین کے علماء است  
 ظاہر ہے کہ معورت مذکورہ میں بحال ملۃ السمانین کے نزدیک بھی فطر حلال ہے اور یہی قول  
 مستقیم اور صحیح اور حقیقی ہے جو اس امام کی طبقہ ثانیہ فقہاء مجتہدین فی المسائل سے ہیں و فی  
 ین هذا اذا كانت سماعة مصیبة وان كانت مبیحة لفطر وان بآراء خلاف ما تقدمت  
 وغیرہ ائمہ شیعہ مجتہدین نے یہ قول اس امام کا نقل کیا ہے اور کتب بوضوح الوجود اور کتب التعلیفات  
 نہیں کی اور اوپر چھت میں کیا بلکہ کہنے اسکی تائید کی ہے اور اسکو نقل کیا ہے ابن کمال  
 صاحب تہذیبہ است انہ ان غم حل الفطر اتفاقا لکن فی الدلیل المختار تحقق طحاوی  
 ہی فی فطر اتفاق کے نسبت فرمایا ہے ہوا نذی الرضاه فی نور الایضہ حیرہ فی  
 امداد الفقہاء نسبی علی اتفاق کی نسبت علامہ شافعی نے ماہر ان الشیخ بنی الذنیۃ ولذا  
 فی المعان عن المجتہدان حل الفطر عند محل وفای و انہ الخلاف فیہ اذا حرم ولم یحل  
 فعند ہما لا یحل الفطر وعند محمد یحل ما ناب مراق الفلاح اس اتفاق کو قول محقق و  
 ین فی مراق الفلاح ولا خلاف فی حل الفطر اذا امر العذر وکان بالسماح حلہ ولو  
 و صلیۃ ثبت رمضان بشہادۃ الفرد العدل کا عدلین اتفاقاً علی تحقیق انتہی  
 علامہ طحاوی اسکے ہاتھ میں اس قول کو (و حل فطر بشہادۃ الفرد قول امام محمد یحرم غیر تحقیق  
 و مخالف تحقیق لفقہین میں حیث قول قولہ اتفاق علی تحقیق یرجع الی شہادۃ الفرد العدل  
 و مقابل تحقیق ان حل الفطر بشہادۃ الفرد قول محمد انتہی سن بن زیاد و امام غزالی نے عدم  
 حل فطر کو ان میں روایت کرتے ہیں حال میں فی الترابی البیان الشیخ الکفر کا دائم العذر  
 بشہادۃ الفرد و لم یحل شواہد و السماع مصیبة لا یحل الفطر و انہ الحسن علی الامام

انہما اور وہ جائز نہیں اقول یہ قول کہ کسی ماہ کے نزدیک حلال ہے  
 خلافت تہتہ انہی کے فقہاء محققین جو کہ فقہائے متقدمین متاخرین سنیین کے علماء است  
 ظاہر ہے کہ معورت مذکورہ میں بحال ملۃ السمانین کے نزدیک بھی فطر حلال ہے اور یہی قول  
 مستقیم اور صحیح اور حقیقی ہے جو اس امام کی طبقہ ثانیہ فقہاء مجتہدین فی المسائل سے ہیں و فی  
 ین هذا اذا كانت سماعة مصیبة وان كانت مبیحة لفطر وان بآراء خلاف ما تقدمت  
 وغیرہ ائمہ شیعہ مجتہدین نے یہ قول اس امام کا نقل کیا ہے اور کتب بوضوح الوجود اور کتب التعلیفات  
 نہیں کی اور اوپر چھت میں کیا بلکہ کہنے اسکی تائید کی ہے اور اسکو نقل کیا ہے ابن کمال  
 صاحب تہذیبہ است انہ ان غم حل الفطر اتفاقا لکن فی الدلیل المختار تحقق طحاوی  
 ہی فی فطر اتفاق کے نسبت فرمایا ہے ہوا نذی الرضاه فی نور الایضہ حیرہ فی  
 امداد الفقہاء نسبی علی اتفاق کی نسبت علامہ شافعی نے ماہر ان الشیخ بنی الذنیۃ ولذا  
 فی المعان عن المجتہدان حل الفطر عند محل وفای و انہ الخلاف فیہ اذا حرم ولم یحل  
 فعند ہما لا یحل الفطر وعند محمد یحل ما ناب مراق الفلاح اس اتفاق کو قول محقق و  
 ین فی مراق الفلاح ولا خلاف فی حل الفطر اذا امر العذر وکان بالسماح حلہ ولو  
 و صلیۃ ثبت رمضان بشہادۃ الفرد العدل کا عدلین اتفاقاً علی تحقیق انتہی  
 علامہ طحاوی اسکے ہاتھ میں اس قول کو (و حل فطر بشہادۃ الفرد قول امام محمد یحرم غیر تحقیق  
 و مخالف تحقیق لفقہین میں حیث قول قولہ اتفاق علی تحقیق یرجع الی شہادۃ الفرد العدل  
 و مقابل تحقیق ان حل الفطر بشہادۃ الفرد قول محمد انتہی سن بن زیاد و امام غزالی نے عدم  
 حل فطر کو ان میں روایت کرتے ہیں حال میں فی الترابی البیان الشیخ الکفر کا دائم العذر  
 بشہادۃ الفرد و لم یحل شواہد و السماع مصیبة لا یحل الفطر و انہ الحسن علی الامام

دھوئی و یوسف و فی غایۃ البیان و اختلاف فی حل العطر اذا کماں دسم  
 علیہ و لو تکت مضان لشیء اذ العود و نور سورت عاویذین ابید اسنے حافض کو تحقیق تندر  
 دہی او بجان بیاتہ اور صا سیمین خالق نے ارشاد کیا ہے اور فقہاء الیہ قول ان در  
 او رتبہ بالعبود و ایہ انتمی برکوت بین فی الموعی معنی قولہ سر الیہ شہدہ ہا شہدہ  
 دمنصوصہ ایہ و لرا حرد رایتہ فیکون القنوی علیہ ذانی قنہ عادل نزارہ  
 تا بہ نتیجہ کتب فقہا قد کتب مقدمہ مذکورہ ست صراحت ظاہر ہوئے اور سورت مذکورہ میں  
 باتفاق شملت نظر طلال برپا باوجود اس توشیح و تفسیر فقہا محققین سے یہ کہنا اگر کسی  
 او کے نزدیک فطرہ حلال نہیں اور حکم فطرہ نہ یا تھا موجب ہر منشا ایک عام ملائمہ مذہبی  
 کا عقیدت میں باقی رہا ہے کہ بین کے نزدیک فطرہ قبول واحد ثابت ہیں ہوتا اور میں بہتاد  
 ہا انہا کرنا الزم اتانہ رفع او سکا یہ قرار بیان حکم فطرہ مجاہدنا ہا سے قبول شہادت و  
 ثبات رضایت اور صانت قضائے قاضی پر واجب ہا ہونے قبول واحد ابتداء قال فی  
 غایۃ البیان وجہ قول محمد ہوا حدیث ان العطر ما ثبت بقول واحد مدعی مدعی  
 و منعاف کمر من من یتبب ضمما ولا یثبت فصد او شمل عنہ محمد فقال تبب لفظ  
 بحکمہ انقاضی لا بقول الواحد یعنی ما حکم فی حلال و حصر بقول الواحد ثبت بظہر  
 بناء علی ذلک بعد تمام التلبس نکدانی رد المحتار اور اکثر فقہا نے اس اب نمونہ دار  
 کیا ہے اور کسی او پر شہدہ میں آیا بلکہ اید کے نظارت کی ہو کیا لائشی علی الماہرین  
 و ایہ بھی سیکوت عدم ہونی ہو کہ تب ثبوت رضمان نبیہ واحد بالاتفاق ہوا ہینا تیرہ  
 زیادہ شرا عود فانیہ ہوتا و بعد کثرت شہد رضمان کے محل فطرہ بالاتفاق بزیع صورت  
 مذکورہ میں حکم فطرہ دنیا اور بلا وجہ و ہر شہادت قبول اور قضائے قاضی کرنا جب معنی دار و باقی







تصحیح فقہائے متقدمین و متاخرین اور خلاف قول مختار علمائے متقدمین، جو کما ذکرناه فی جواب الاستفتاء پس مخالفت قول مرجع و غیر مفتی بہ کی کچھ ضائقہ نہیں جواب ثانی برتقیہ تسلیم عدم الجمع والتوفیق یہ جواب ہو کہ تقدیم مافی المتون علی الشرح و غیر باعلی الاطلاق نہیں بلکہ جب اس کے خلاف کی تصحیح باتحیح شرح وغیرہ میں ہو اور فیما نحن فیہ میں اختلاف تھا در متون تصحیح شرح و فتاویٰ میں موجود ہو کما صح فی جواب الاستفتاء (ایکون مافی المتون مقدما علی مافی الشرح و فی رد المحتار صرح جوابان مافی المتون مقدم علی مافی الشرح وما فی الشرح مقدم علی مافی الفتاویٰ لکن ہذا عند التصحیح تصحیح کل من القولین وعدم التصحیح صارا اذ الود کرت مسئلہ فی المتون ولو بصیر حوا تصحیحہا بل صرحا بتصریح مقابلہ فقد افاد العلامة قاسم ترجمہ الثانی لانه تصحیح صریح وما فی المتون تصحیح التزامی والتصحیح الصریح مقدم علی التصحیح التزامی وللتزام المتون ذکر ما هو اصح فی المذہب انتہی

**جواب ثالث** مافی المتون جو مقدم ہو اور اون متون سے مختصرات خذاق ائمہ اور کبار فقہائے اہل بیت کہ ہیں مانند ابو جعفر طحاوی اور ابو الحسن کرخی اور قدوسی وغیرہ نہ وقایہ اوکثر اور نقایہ وغیرہ اقل الفاضل ہارون بن بہاء الدین المرجانی الحنفی فی ناظرۃ الحق انا المختصرات التي صنفها خذاق الائمة والفقهاء الاجلة کابی جعفر الطحاوی ابی الحسن الکرخی وناکمر الشہید المروزی و ابی الحسن القدوسی ومن فی ہذا الطبقة من علماء مافی موضعہ

لضبط اقوال صاحب المذہب و جمع فتاواہ المرصیۃ تعنہ ومن ذلک اشتهر المتون کالنصوص انما متقدمة علی مافی الشرح وافیہا علی الفتاویٰ لیس المراد من المتون المختصرات هؤلاء من خذاق الائمة والفقهاء الاجلة واما المختصرات التي جمعها المتأخرون کالوقایہ والکثر والنقایہ غیرہا فان اصحابہا وانکانوا علماء صالحین

و فصلاء کا طہن لیسو ہمذا المذنبہ من سعة و نقاها مع مخرجه کلامہ عن الحجۃ  
 و الا سند و عدم سندہ عن نوعی و خالص و نصرت فی تعبیر تہی ملخصا کذا  
 فی لماعہ الکبر قال بعض الافاضل خزانۃ المقتنین میں لکھا ہے و اذا صاموا للنبی یوم  
 سہادۃ اوحاد و لم یروا اهل الالسوال و یفطر و احی یصوم و والدہ اخر لا یفطر و احاد  
 یفطر و السہادۃ یوحد و سہادۃ الواحد لا تصلح حجہ فی لفظ الادی **اقول** خزانۃ المقتنین  
 میں بعد اسکا ایات سند اور لکھا ہے و اسکو مقید بحال صحوکیا و حرجہ دل عن سلسلہ روا  
 حال رمضان و صوموا تسعاً و عشرین یوم مشہد حرجہ فی صوم الہ سبع و اعشر  
 ان هل یلکد رواہ لال رمضان فی سلسلہ کد قبل کمرہ و مسمو و ہر البوء  
 یوم للذین من رمضان و لہ یروا لال فی ثلاث اللیاء سمعہ عن علی بن ابی  
 اعصر عدہ و لکد یروا و فی ہذا للبیاء لان ہذا لیمہ و لہ شہر و الال و ہر  
 علی سمعہ عدہ و انہ اکلوا و یومہ عنہم و لا یلتفت الی مہ لہم علی بن ابی  
 خازن و یکنہا یا کہ بنی حرج خزانۃ المقتنین کے نزدیک صحیح امین جسیوں کہ ثبوت و نشان  
 .. بیت ہر الخ : بشادت علی الشہادۃ ہو فقط بحکایت رویت خیر تو سدر افطار بحال صحوکیا  
 و در صورت ثبوت رمضان بشدات ثبوت و واحد عدل جو نہ محل فطارتین اعتبار قید  
 صحوکیا ہو کہ ورنہ ترجیح بلا مرجح بلکہ ترجیح مرجح لازم آوے گی پس سترہ ہر بولعبات طبقہ و لے  
 او کسی محمول عبارت مقیدہ ثانیہ پر ہو اور تقدیر ظاہر یہ ہو کہ لعل و سوال السماء  
 معصیۃ لہ لفظ و احی یصوم و یوفا آخر ہا نام لوفطر و الا فطر و استہادۃ الواحد  
 الادی ظہر غلطہ الخ فلا یکن عبارتہ خزانۃ المقتنین حجۃ للمعارض بل علیہ فتنہ  
**قال** بعض الافاضل فی الواقع تطبیق تو علیہ کا شیوہ پسندیدہ ہو لیکن کسی مقید کے واسطے

مطابق کی تفسیر جب کیجاتی ہو کہ وہ متقدم کسی دلیل قطعی سے ثابت یا اور کسی ثبوت قوی اور اطلاق  
کا ثبوت ضعیف یا کسی ظن قطعی کے منافی یا اور ضرورت داعی ہو اور اگر ایسا نہ ہو تو وہ قطعی نہیں  
بلکہ تلبس برافس بر اقوال یقینی عدم حل فطر بحال صحیح مشنہین لا عند محمد بل قطعی محمد  
فقہائے متقدمین سے ثابت بر عن شمس لائمه ان خلاف محمد فیما اذا لم یروا ہلال شوال  
والسما مصحیۃ عند ہما لا یفترون وعند محمد یفطرون صحیح ووفی و الحما  
بان المصر بہ فی الذخیرۃ و کذا فی المعراج عن شیخنا ان حل الفطر عندہ لفاق و  
انما الخلاف فیما اذا لم یغم ولم یروا ہلال عند ہما لا یحل الفطر وعند محمد یحل کم قال  
شمس لائمه الخلو فی و حررہ الشرنبلالی فی الامداد و فی متاوی قاضی  
و لم یروا ہلال و السما مصحیۃ ذکر بان علی قول ابی حنیفہ لا یفطرون و عن محمد  
انہم یفطرون و بہ لخصیر بن یحیی و فی مراقی الفلاح و لا خلاف فی حل الفطر اذا تم  
العد و کان یا السماء علة و لو و صلیۃ ثبت رمضان بشہادۃ الفرد العدل کالعدین  
اتفاق علی الخفی و فی حاشیۃ للعلامۃ الطحطاوی و مقابل تحقیق حل الفطر بشہادۃ  
الواحد قول محمد تم حسب مراقی الفلاح اور علامۃ الطحطاوی کے کلام سے ظاہر ہو کہ حال علامۃ  
میں حل فطر بلا خلاف اتفاق علی تحقیق ہو اور یہ قول کہ اس حال میں فقط امام محمد کے نزدیک حل فطر  
ہو غیر تحقیق ہو پس ضرور ہو کہ حال صحابین اختلاف ائمہ ہو اس واسطے کہ اختلاف ائمہ اس مسئلہ میں  
مسلم بالاتفاق ہو و فی کثر البیان للشیخ المصطفیٰ فاذا تم العد بشہادۃ فرد ولم یروا  
شوال و السماء مصحیۃ لا یحل الفطر و ماہ الحسن عن الامام و هو قول ابی یوسف  
پس روایت حسن بن زیاد عن الامام اور قول شمس لائمه اور صاحب خیرہ اور معراج کما نقلہما  
العلامۃ الشامی اور محقق قاضی خان وغیرہم ثبوت اس بقید مذکور کے واسطے دلیلیں قطعی ہیں

اور سی سے تقویت ہوگی نہ کہ کسی لائق باقی ہی ضرورت بقید یہ کہ یہ جو اولاً متواتر  
حسن ان الامور کو مستحب ہے یہ انہیں اختلافی نے بلا قید و سہاۃ نہ کہ انہی کو صرف مستحب  
مصدقہ فیہ بقید و سہاۃ یہ بیان کیا ہے اور بطریق قریب دونوں روایتوں کو ممکن ہے کہ حسن  
بقید پر عمل کیا جائے پس حکم عامہ علی وغیرہ اتنی تعین سے الگ نہ رہے کہ وہ اس  
حد میں علی حدیثہ بعدہ دونوں روایتوں میں بطریق قریب میں ملتا ہے بقید نہ کہ  
تا جہاں علی حدیثہ روایت ابوالاعمالیہ لہما لا حرج ہے اور جو ظاہر امارت مطلقہ علیہما راہیہ  
اکامانہ و منیہ روایت سن بدیش ہی عمون قید پر ہوگی تا جہاں بصورت عدلیہ استیلا  
میں ظاہر تحقیق سن اسطاعت ہے کہ ہوگا و موثر ہوگا تا جہاں بصورت عدلیہ استیلا  
القولین بلا ضرر و لا حرج و بخیر و باعجاب جہاں ثقات نقباء و جہاں  
مخوفی ثابت ہو کہ اصل خبر صحیح ہے یا غافل منہ تحقیق ہو اور منہ اس سے قیس یہ ہے  
غیر منہ نظر شہ باقی یعنی سن وایا و اقویٰ راہیہ اتنی ہے جو غفۃ ہونے والی و اس  
پس سوقت القول صاحب سن و قایہ و جہاں و خزانہ یقین کو مجہول سہال ہو گیا و تو لا  
آویا کہ ان فقہا مستندین سے قول یہ تحقیق اور مرجع خیر غور ہے تا جہاں کیا ہو جائے  
خاں صاحب حق علامہ قاضی خان نے اس سالہ کو اولاً طاق بیان کیا ہے اور اس میں بقید کو ان کا  
نہیہ فرمایا پس مطلق کو بقید پر قبول کرنا چاہیہ نہ کہ ایک ہی متفق کے طاعتین نہ فاق اب  
ہوئی انہیں جن فقہا نے اس خلاف ائمہ کو سالہ کو دین طلی لا اطلاق بیان کیا ہے تو جہاں  
کلام کی تطبیق طلق علی القید ممکن ہے اس سے کہ انہوں نے اپنے کلام کو بقید بقیہ طلاق  
نہیں کیا ہے اور مع امکان الجمع وفاق بہتر و ولی ہر شقاق سے کمالا یعنی علیہ فیض ہر امانت  
فی البال والہدایہ بحقیقہ احوال اور اگر تطبیق افان کلام فقہانہ تسلیم کیا جائے کہ جب بھی مضر

ہمارے مقصود کو نہیں اس لیے کہ مقصود بھی تھا کہ صورت سولہ میں حل خطا باتفاق انہ ثلاث  
 جیسا کہ کتب فقہ میں معصیح محدود اس سے اتفاق ہوا فقہانہ تھا بلکہ وہ اتفاق تھا جو کتب فقہ میں  
 نہیں ہوا وہ اتفاق امہات بہذا اتفاق کتب فقہ اور پھر بقول محقق وراج و مفتی بعبا  
 ثقات نقولہ نے ثابت ہو کیا قال بعض الافاضل ورجاع الرموز میں جو وعدہ صوم  
 بعوا ۱۰۱۔ احد لا محل العصر الا اذا صام معہ يوم نحرم سواء بغیر لسماع فی الزمان  
 وقال ۱۰۲۔ اوجہ اسماء من محل العصر اقول بلاشبہ اس کلام صاحب جامع الرموز اور اس طرح  
 کلام ابی نبیر ابی البصار ورجح اقول غایہ سونا ہو کہ حال غیرین شیعین نے نزدیک فطر ملال  
 نہیں کر کے ان فقہاء کا معارضتہ سجات اجماع فقہانہ فقہان کا لایا تھا جس لاملہ اور صاحب  
 ذیہ کہ نقلات لکھتے ہیں فقہانہ قاضیان کہ فقہانہ فقہانہ سونا سے ہیں اور علامہ متر بیا  
 اور صاحب امہ الفاضل ولف الاصل واما داغی معنی کا کہ فقہانہ فقہانہ محبت ربی و نصیر ربی  
 و شیخ محمد بن عبد اللہ وغیرہم ہوا و خصوصاً وایت سن سن الاملہ کا ذکر کہ فی الزمان  
 سرگزین میں ہو سکتا ہے عند علامہ طحاوی نے فقہانہ اتفاق میں تفسیر کے لکھا ہے فقہانہ اتفاق  
 علی المحقق اسماء ۱۰۳۔ ہر روز عذر جواب معطل الحسب حل العصر سہ ماہ ۱۰۴۔ ہر روز  
 محمد اوقول اسماء ۱۰۵۔ ابی البصار کا اس کے انفعیون خود زمین میں وجہ رہے بن نبی  
 ہذا فقہانہ قواعب سب جامع از فورہ ذیہ قول فقہانہ فقہانہ وغیرہ فقہانہ فقہانہ  
 لکھنے پر ہوا و فقہانہ قال بعض الافاضل اور صاحب فقہانہ فقہانہ فقہانہ فقہانہ  
 یہ صورت مذکورہ میں اتفاق نقل کیا ہے علامہ طحاوی نے گویا او سکارو کیا ہو کہ لکھا ہے فقہانہ  
 ہنم حلال العصر ابو اللیث ۱۰۶۔ حدیث لا محل قوائہ خلاف الحمد لان خلافہ انما ہو فیہ  
 علامہ شامی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حدیث بھاہا محل بخلاف جب فقہانہ کی عبارت اتفاق

ان عادلین کی شہادت سے مقبول اور ثابت نہوئی تو او میں روایت پر فتویٰ دینا نہ چاہیے  
**اقول** علامہ طحاوی اور شامی کے قول کو رد قول ذخیرہ بہمن رقی و عربیہ سے اس کے علاوہ  
 طحاوی اور شامی نے یہ قول **اللعان** لکھ کر پیش کیا ہے اور الامام مالک کے متذکرین نے بھی نقل قول  
 منسأل الامام علی اور ائمتہ سے اس کا رد کیا ہے اور امام ابو حنیفہ نے بھی یہی نقل کیا ہے  
 خود مختار مدللہ طحاوی اور شامی موافق قول صاحب ذخیرہ **قول ابن عباس** تو صحیح ہے مگر علامہ طحاوی  
 اور طحاوی اور عاصمہ افی الفرائض سے ظاہر ہے اور عبارتیں سابقہ مذکورہ میں مذکورہ ذخیرہ  
 حنفیہ دلائل سے پس نشان تو بعد کا عدم تدبیر فقط اور اس تقریر سے ثابت ہوا کہ ان صاحبین  
 کی شہادت ذخیرہ کی عبارت اتفاقاً ہی صحیح و ترجیح پر جو بر علی بن سہرناک کے پانچ قول  
 ابن ماجہ صریحاً اتفاقاً ثابت ہوا وہی مذہب میں اکثر فقہائے یمن ہوں اس وقت افطار پر  
 احتیاط فتویٰ نہ دینا چاہیے تاکہ مسموم بوجہ حید نہی منہ لازم نہ آوے بلکہ چونکہ فقط قول  
 امام محمد پر فقط حلال ہے اگرچہ قول امام محمد کو اس لئے لکھا ہو کہ ان احتیاط حد فطرانہ یا نیکیا واسطے ظہر خطا  
 طہرائی ہلال رمضان کے اور تاکہ خروج عن العمدہ بالیقین ہو جائے اور بتائید کہ یہی مراد ان فقہاء  
 کی ہوگی جنہوں نے لکھا ہے **عندہما لا یخل العطاسا** عندہما **قال ابن العلاء** اور اس لئے  
 صاف ہو تو بالاتفاق فطرانہ چاہیے کیونکہ باوجود اتفاق طلع اور تمامیت صیام میں ہلال  
 نظر نہ آیا تو خطا رانی اور بالیقین عدم ہو **اقول** (۱) صورت طلع صرف مہینہ بالاتفاق  
 فطرانہ چاہیے (۲) کتاب معتمدین مداحہ مذکورین زن ادعی فعلیہ البیان بلکہ خلاف تحقیق فقہائے  
 محققین مثل شمس الامانیہ و علامہ قاضی خان و طحاوی شامی و ابن عباس و ابن عباس و ابن عباس  
 اور نور الاضیاح و ہدایہ و غیرہ کا ذکر مفصل اندیشہ نے نہ کی ہے بلکہ یہی ہے فقہائین کی زبان  
 مفہوم مخالف عبارت منقولہ مجموعی تویر الامام سے استدلال کیا ہے اور یہ صحیح نہیں اس لئے کہ غور و محقق

[illegible]

۱ و آیات دیگر پسند از تنفیہ خبر و اگر اوس وقت کہ جب خلاف اوس کا کلام محققین میں  
میں منتشر نہ ہو و ہر سنا معبود کہ اس عمر عرب و اسلام العرب قال بعض العلماء

ألا إنا ما احفظد شهد و حد بالهلال قصصوا المتبر نومة ا  
 لفة احيى صومو نو ما حر مسة بشار اقول هذ

۱۹۰۰ء ہلال سوال و جواب : احسن اور بہادارۃ بعدد

[illegible]

۱- امر - نه سچے - حدیث - مدینہ منورہ - قلعہ - بنو امیہ - مدینہ  
۲- امر - داسہ - مدینہ - حدیث - مدینہ منورہ - قلعہ - بنو امیہ - مدینہ

وہ نے "مذہبی" کے یہاں تک کہاں تک پہنچا ہے۔

پس جواز اس خدمت نیز کثرت صورتیہ و حیرتیں و سر کے باب  
 میں خلل و صوت و جبر و غم و یوگ و صورت خیرین و مدد و رستے است

فی الحقیقۃ فی بین فی بعدین اما وقتا احوال و در صفحہ دوم فی علیہ کو قضا  
و جزو نقد یہ کا مرحدک ۔ لا لارون ہلدا او ان الخلیفۃ ہلدا و الحق

لا احتیاجمند ولا لغت و ابائی و ان الله لهدی قاده اس

لو احوال از شهدای و مجاهدان و شهادت آنها

خطبات اقول یہ ہمارے فاسر علی الفاعلیر متوجہ باطل و منشاکامیر

المطالع كان في غيرة هو او من يه قول مطع واقع بمذكر سنة ا ه اسلام و سر كسا

السَّهَادَةُ الْوَاحِدَةُ إِذَا شَهِدَ عَلَى هَذَا الْإِلَهِ بِمَصْنُوعٍ شَيْءٍ مَطْوَفٍ عَلَيْهِ قَوْلُ

انفس انما کا ذکر شیخ الاسلام د. موصوف و معطوف مایہ قال شمس الانس کا معنی

نہ اور اپنا جو اسے نفس یہ حصہ فنا بلکہ مال الاکثر نہ سمجھتا یہ ایمان نہ تھا

”سب عالیہ ملفوظات یا قوال“ اس ہی جو سکتے تھے قوال اکثر و ان کی کس قدر ہوتے

پس اس وقت کہ یہودیوں نے مسیحیوں کو قتل کیا تو ان کے گھر میں سے ایک کتاب نکلی جس پر لکھا تھا:

ناتج : یافتہ گاہک یہاں ملے گا اس کا عمل صرف

شیخ الاسلام: یہاں کیا جامعہ ترقی ہو رہی ہے؟

قال ابن عبد الوهيد رحمه الله في تفسيره في قوله تعالى

و اما در مورد این که آیا این کتاب در حدیث آمده است یا نه ، در حدیث آمده است .

نہیں کہہ سکتا کہ جتنی باتیں وہ کہتا ہے، وہ سب سچ ہیں۔

۲. سلطان محمد و مفتی راجا تاج الدین صاحب دہلی کے دربار میں

تاریخ: ۱۳۴۴

تبدیل علی بن ابی طالب (ع) به حضرت علی (ع) در سال ۱۰۰ هجری قمری

منہ سے سحر جاتا رہتا ہے۔ یہ سحر ہے جو ہمارے دل سے نکلتا ہے۔

نالی او عدل کے چرند سے تیار ہوئے ہیں۔ فطرت اور حق تعالیٰ

یہاں پر جب کہ پوچھا گیا ہے کہ کیا وہ نہایت مل و مٹھراں میں رہا ہے؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

\_\_\_\_\_



طلاقاً فی ذلک یجوز  
 ان یضرب به جسی او  
 کما فی کتابت به جسی او  
 طلاقاً فی ذلک یجوز  
 ان یضرب به جسی او  
 کما فی کتابت به جسی او  
 طلاقاً فی ذلک یجوز  
 ان یضرب به جسی او  
 کما فی کتابت به جسی او

مہرِ شہنا و درویش  
 صاحبین کو قبول  
 جانے پر جا کہ احدیہ  
 ابو یوسف و یوسف لاری  
 صاحبین کو قبول  
 صاحبین کو قبول  
 لاریہ و یوسف لاری  
 من قول لاریہ و یوسف  
 و قول صاحبین و یوسف

[illegible]

مستحقان نیستند بواجبات ثنات . . . باب استقامت صحافت و تکریم بینین کا  
جواب خلاف تفتیق و تمایز استندید و یاد ذکر ناسخه لقا و مہم و نصف و  
مع الضو قول بعض العلماء کہ سبیل ال کا مخالف ہوا قول مخالفت  
سبیل اول قول تنویر البصائر سے سکا استدراک تضعیف و وسایع منتہر  
اور عدلہ طحاوی اہ شامی نے بیان کیا ہے کہ سبیل شمس اوکے قریبین  
خمسہ سبب و قوت کہ متفق طحاوی اس قول کو مقابل و مخالف سمجھتے ہیں مخالف  
متفق اور شبہ باقی قریب جیسا کہ بیانی و ثالثی انتہائی کہی ہوا قال بعض العلماء  
اور بتا رہا ہے و حقیر نے تو کلمہ حد نہ اختیار کیا خیر علی خلاف صورت تغیر و  
دیا ہوا قول یہ معنی کا مخالف اور نہ کہ جو مختارین کوئی کارہ نہ کہ نہیں  
و مختارین اسکے خلاف پر نظر نہ کہ مخالف اذ لم یج معوجہ و زبان طحاوی نے  
بیش قول نہ یہ البصائر و سہل لال لفظ یہ لکن برانوار الحال قید یہ یہ اجل  
خو لا خیر و اتحاد لان خلافہ اء ہو خیرہ اء بعد اسکے افعول فی تضعیف  
نقل علی بن س لامر و امتیاز صاحب فی الایضی و املا و الفتاح کی ہوا و مختارین  
دونوں محققین کا یہی ہر حال غیورین اتفاق ہو گیا کہ قند کر قال ابنس عبد  
بان البہ شمس لامر محل خلاف برخلاف سبب صورت صحوقا دینے ہیں و ہوں  
عبد کہ حسن یا من لزوم نسبة التخمف و السخافة الى اللفظ و هو قوی  
اقول یہ قول شمس لامر کا اجتہاد ہی نہیں بلکہ وہ اتفاق امتثال حال غیر مدیون

خلاف نہیں ہوا سبب  
جیسا کہ اول میں غرض  
صوت یوم ازادہ کرنا  
نہایت متعارف ہے کہ  
کمال الیٰ علی کہ نہیں  
ادھ بعض بین بہت ظاہر  
ہیں کہ اس دوری  
موجود ہے  
مختارین کے خلاف  
بیش قول نہ یہ  
خو لا خیر و اتحاد  
نقل علی بن س  
دونوں محققین  
بان البہ شمس  
عبد کہ حسن  
اقول یہ قول

نہایت متعارف ہے کہ  
کمال الیٰ علی کہ نہیں  
ادھ بعض بین بہت ظاہر  
ہیں کہ اس دوری  
موجود ہے  
مختارین کے خلاف  
بیش قول نہ یہ  
خو لا خیر و اتحاد  
نقل علی بن س  
دونوں محققین  
بان البہ شمس  
عبد کہ حسن  
اقول یہ قول

نقلات صالحہ میں کمال و شہرت سے فقیر نے مراد محمدیان کی راہ میں  
مقدمہ، کتاب و سنت کے قول کے بموجب بیجا جود و انعمین میں کی بداد سے نہیں  
نماید کی بلکہ اذیت کیا یہ بہ پاس زمانہ پر فتنہ زبانی حضرت صاحب نے اے۔

ابن کمالیہ عیید و سپروا، یاد حیدروایا، من الباب۔ ہذا لایق ہو۔

اقبال جن العلماء اور جوشقانات تائیں کی طرف توجہ دلائیں کہ یہ سب کچھ

اقول اولایک حکم رہا مذکور ہے کہ اس کو نہیں دیا جاتا

نہ لیبیان وغیرہ میں فحش کو سب سے زیادہ۔

شماره امام ترمذی نے ماہر جوہر اختصار میں تحریر کیا ہے۔

پس اگر تحقیق این نواسه را در بعضی باب و بعضی در بعضی

نیکو و چل راج و تار ہونا تبارہ۔ اسی۔ پتیب بھی کہستار ہونا تبارہ۔

[illegible]

قال بعض العامة في ذلك الزمان قولا من اهل البيت

فہم اے شیخ الاسلام کہ یہ کاتبیہ جو کہ

قال اور تعجب محسوس ہوتا ہے کہ یہ ایک ایسا عقائد تھا جس کا یہ صرف وہی آدمی ہی

مقصود جمیع و کتب بحال غیر حل خطا اتفاق علی التمسق بقول راہیہ ثابت ہوا

اور شبہ بالحق ٹھہرا ہیں اب فطرت کے بخلاف اعتقاد ہے کہ نظر بارتکاب سے وہ مہنتی ہے

[illegible][illegible]

مجلس اول

قاری بکری خاں قول  
 علامہ غلامی قول  
 قاری بکری خاں قول  
 علامہ غلامی قول  
 قاری بکری خاں قول  
 علامہ غلامی قول  
 قاری بکری خاں قول  
 علامہ غلامی قول

یہاں تک وزرہ فرما قبول قابل تحقیق وغیرہ شبہ باقی ہو خلا کو  
 نہ لکھا محض قال یعنی اعمداً مجرب ہو کہ جہاں ہو اگر کہ عمل خدا  
 کے تغیر قرار دیتے ہیں اقول اولاً اگر کہ وہ مومن معتضدین تھے تو قبول  
 کیا جائے کہ وہ حقیقتاً وہ ایمان شیخ الاسلام پر اثر نہ رکھا تھا اور یہ تو وہ  
 نہیں بلکہ ائمہ زین معتضدین کے ان عوسہ پر کہ حال صحیحین بالانفاق انہما  
 مایہ پیستہ جہاں استان کربانی میں شبہ مبعوثی عن انہما سے ارجو توبہ الیہما  
 تمام الہی مہتمم شبہ میں یہ مسئلہ میں خلافت اور تفسیر میں ملین بن  
 میں حدیث میں یہ قول ہے کہ شیخ اسیرہ سے اس مسئلہ پر کہ جو صحیحین میں  
 بانڈہ کی توبہ اور بصارت سے سند کے خود صاحب مہتمم کے کیا ہو حنا  
 مساوی میں نہایت دعویٰ میں قوم پر تب فتح قول سے پہلے "وہ مہتمم  
 باوہمیں ہر امتعال احمدین اتفاق مذکور نہیں انفس دعویٰ مہتمم کے نہیں  
 نہیں نہ باقی بیان نہ لکھا کہ وہ اس مسئلہ میں ہوا خلافت سے خدا  
 میں نہ لکھا علامہ انہما میں تبہ کہ تہمات کے جواب میں انہما میں  
 وہاں ہی تھا کہ قول میں وہاں میں تہمات پر وہ مہتمم وہی مہتمم  
 کہما لا محی اقول آؤا استاد علامہ نے جواب میں یہ طے کیا اشارہ  
 نہ تھا کہ نہیں کیا اور شہادت مذکورہ پر کچھ بحث نہیں کی پھر جواب  
 الہی فی ثبوت انشاء کیونکہ یہاں تا مایہ توجیہ القہر بالایضی بہ فائدہ جو استاد علامہ

قاری بکری خاں قول  
 علامہ غلامی قول  
 قاری بکری خاں قول  
 علامہ غلامی قول  
 قاری بکری خاں قول  
 علامہ غلامی قول  
 قاری بکری خاں قول  
 علامہ غلامی قول

توبہ اور غم و غنا سے  
پیارے جامع اسرار  
صورتیں اور انصاف  
ظہور اور باطن  
بطلان کفر و فتنہ  
نشر کج خلقی  
کرامت و انبیا  
باب احادیث و کلام  
کی کتابیں جو کہ  
نہ نادر  
کہ نہ نایاب  
اور صواب و درست  
نہ غلط

موصوف نے عید گاہ میں علی رؤس الاشهاد حکم قضاے ایک سو نو کا سبکو دیا جس کا  
قبول شہادت مذکور پر ثانی استاد علامہ موصوف نے سنہ ہجری میں تصحیح جواب  
مسئلہ مذکور مذکورائی جو اور اسپر مہر اپنی ثبت کی یہ یعنی بعد ثبوت رمضان خبر حد  
عدل مستور احوال اور گذرنے میں ان کے اگر رویت بلاں سوال بسبب برو غیر  
منو تو افشا کرنا چاہیے اور قضا ایک سو نو کی رکعت چاہیے باقی رہا شبہ فقدان  
عدالت رانی بلاں مذکور سال ۱۰۷۲ و ردین اثبات اسکا ذرا مدتی ہے الغرض بوجہ  
اتحاد ہو آگاہ بخبر معنی کاتوبہ تک ضعیفہ و تخيلات خفیہ پر جو پس اور اسپر بتفاخر  
کراس کے آخر میں لکھا ہو ولعل الحق لا یغفل عن حرمنا اللہ تعالیٰ عنہما قال  
فرع وہ الخسف و سلیم ان لا یشیع الذوی اقوال الخیر و ان من بدلت

و نه تو با انصاف كن الا انك متا مة و هي اذ الله اشبه بطله توكلت و اليه  
سب مرت نه لو اقيات لاسكن بنين الحسين واحدا ربنا الحسين و انما هو نال امر  
به بالعليه و الصلوة و السجدة سيد المرسين منه و آله و اصحابه جميعا الى يوم الدين  
انما حتى حققة الله القوي محمد عبد الغفار الذي به من تجاوز الله الى ان بنى القوي  
عظمى و من انى ان شر كل خبي و عوى قد تم لك من حاسا انه من سنة قس و عيس  
بعد الالف و المائتين و اربعة سيدة القليل عليه الصلوة و الهداية من الشرق و الغرب  
خاتمة الطبع احمد ليد و الذكر محمود و قواى عدا تاج و كشمند و دلي و دبال و نو مند و سنان  
كوه و حيدر اباد و پشاور و غير نامع جواش بهات مبائين طبع نقاشى و بن و رين عت نه و  
ما و مبارك منج الا و ١٢٩٩ هجريه كوه بن الطاه نه و دلي و حيدر اباد و سنان و طبع عجم

[illegible][illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

## سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس صورت میں کہ رمضان شریف کا چاند حالت ابرین بطور شرقی آب شفق کی گواہی سے ثابت ہو اب بعد گزرتا نہیں رہے کہ حالت ابرین اگر ہلال شوال نظر آئے تو افطار جائز ہو یا نہیں بینوا بالکتاب توجروا عند الله الوهاب

هو المصوب

مُسْتَحَاقُّكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ صورت مسودہ میں اگر حقیقت کا اختلاف ہو مگر راجح اور متفق یہی معلوم ہوتا ہو کہ افطار چاہے چنانچہ عالمی میں ہو اذ اصلا مواشہارۃ الواحد واملوا ثلثین یوئا ولہ یروا ہلال شوال لا یفطرون فیہ روی الحسن عن ابی حنیفۃ رحمہما اللہ للاحتیاط وعن محمد انہم یفطرون کذا فی التلبیین و فی ذایۃ البیان قول محمد صحیح کذا فی الفہر الغائق وقال شمس لا ثمۃ لہما فی ہذا الاختلاف فی اذ ابر و اہلال شوال و لہما مصیۃ فانما اذا کانت متیغۃ فانہم یفطرون بالاختلاف کذا فی الذخیرۃ و ہوا لا شہدہ فکذا فی التلبیین انتہی عالمگیری کی عبارت سے واضح ہو کہ صاحب نایۃ البیان امام محمد کے قول کی تصریح کرتے ہیں اور صاحب نہاد سکنو تسلیم کرتے ہیں اور صاحب تبیین اسی امر کو شہدہ کہتے ہیں اور عالمگیری میں نہیں اقوال کا منقول ہونا جسے بخوبی ظاہر کر دیتا ہے اور متفق بہ حالت ابرین افطار ہوا اس امر کو بخوبی ثابت کرنا ہو کہ جامع عالمگیری کے نزدیک اسی مذہب کو ترجیح ہو ورنہ کچھ کچھ ہرج مرج کرتے یا قول مخالف نقل کر کے اس کی تائید کرتے اور مولانا بکر العلوم لکھنوی ارکان اربعین شیعین اور امام محمد رحمہما اللہ کا احتیاط نقل کر کے امام محمد کے قول کو کہتے ہیں وہ نقل قول رفیع و جمہوری فی شیع الاشبہ والنظائر میں بعد نقل اختلاف

ادبیات  
معلوم ہو کہ  
باعتفاق فقہ  
امام محمد  
نزدیک کر  
حالت ابر  
میں اختلاف  
نہاں















[illegible]

ایک طرف ہوں اور شل نے ان کے قول پر فتویٰ بھی دیا تو جو وقت امام صاحب کے سامنے ہو تو  
 بھی ہوں تو بطریق اولیٰ اس کے خلاف پر فتویٰ دینا جائز ہوگا اگرچہ شہرہ بر تقدیر ثبوت اتفاق  
 نو اور ہی نہیں ہوتا اور اتفاق ثابت نہ تو یہی حکم علی الاطلاق صحیح نہیں ہو سکتا بہت سے  
 ایسے حکمین نے یہی امام صاحب کے خلاف پر فتویٰ دیا گیا ہو اور وہی قول بہ اور مختار ہو چنانچہ ناظرین  
 اس کتاب پر یہ شید نہیں ہوا یہ اس لئے علامہ شامی نے البحر الرائق کے قول مذکور کو کتاب القضاء میں  
 کیا ہے اور لکھا ہے فی حدیثہ ۱۰۰۰ لا یعدل عن قول الہام الا اذا اصرح احد من المتأخرین  
 بالفتویٰ علی قول سہلہ وید سقط صاحبہ فی البحر میں ان علیا الاقتہا بقول الہام وان  
 اقل المتأخرین خلافہ وقد عترضہ محتجہ خیر الرطب بالمعناہ ان المفتی حقیقہ ہو چاہند  
 فکلف بحج علیا الاقتہا بقول الہام وان اقل المتأخرین خلافہ ونحن ہما بخلافہ ۱۰۰۰ وغیر  
 (انفال قول معتمد ۱۰۰۰) لہذا عمدہ مستند ہے سوا وافی قول الہام اور  
 مذکور فافہ الفانی اور ہمارے مذکور ہے یہ بھی لکھا ہے ان الاصرہ وان المجتہد فی المذہب  
 من المتأخر الذہن ہم اصحاب الترجیح لا یلزمہ الاخذ بقول الہام علی الاطلاق بل عدل انہ  
 فللدلیل وترجیم ما رجع عدلہ بلکہ ونحن نتیج ما رجوعہ واعتمدہ کہ لو اذنی حیاتیہ  
 یہاں سے معلوم ہوا کہ اس قول کو شاخین بن سبب ترجیح دینے پر قائلین کہ اس کی اتباع چاہیے اگر  
 قول امام کے خلاف ہو اور حلت افطار کو صورت سولہ میں شایع کی ترجیح ظاہر ہو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا  
 البتہ جواب مذکور پر ایک شبہ یہ ہوتا ہے کہ صورت سولہ میں افطار کا حکم دینا حکم متین کے خلاف ہو  
 چنانچہ تقایید میں ہو بعد صوم ثلاثین بقول عدلین حل الفطر وبقول عدل الانتمہ اور ایسا ہی  
 وقایہ الروایین میں ہے انہ میں صوت سولہ میں علی الاطلاق عدم افطار کا حکم خواہ حالت غیم ہو  
 یا نہ ہو اور بہت متون اور شرح میں بھی یہی حکم ہے جامع الروایین میں جو بعد صوم ثلاثین بقول







